سوال

نقصان سے بچاؤ کا ذریعہ بننے والے صبح وشام کے اذکار

جواب

الحمد للہ.

ں :

ل میں مذکور دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جیسے کہ اہل علم نے اسے ذکر کیا ہے۔

ن بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : (جو شخص تین بار یہ کہے :

بِسمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

یں صبح یا شام اسی کی پناہ میں آتا ہوں) ، اس کے نام سے زمین وآسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی ، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے]

سے صبح تک کوئی اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی اور جو یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو شام تک اسے اچانک پہنچنے والی تکلیف نہیں پہنچے گی)
راوی کہتے ہیں کہ : ابان بن عثمان پر فالج کا حملہ ہوگیا اور ایک آدمی جس نے ابان سے یہ حدیث سنی تھی ابان کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھے جا رہا تھا تو ابان نے پوچھا : تم میری طرف کیسے دیکھ رہے ہو!؟ اللہ کی قسم! میں نے عثمان پر جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھو
د (5088) اور ترمذی نے اس روایت کو حدیث نمبر : (3388) میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے :
(جو شخص روزانہ تین صبح اور شام کہے :

اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

، (میں صبح یا شام اسی کی پناہ میں آتا ہوں) ، اس کے نام سے زمین وآسمان میں کوئی چیز بھی نقصان نہیں دیتی ، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے] تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا)

د صحیح 2/338)۔

لٹر عبد الرزاق البدر حفظہ اللہ کہتے ہیں :

ہ۔
قرطبی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں : یہ حدیث صحیح ہے ، یہ حدیث صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اس پر ہمیں دلیل اور تجربے ہر دو طرح سے اطمینان ہے؛ کیونکہ میں نے جب سے یہ روایت سنی تھی میں پابندی سے یہ دعا پڑھا کرتا تھا ، پھر جب مجھ سے چھوٹ گئی تو مجھے مدینہ میں رات۔
ن (3/100)

پڑھنے کیلیے سنت یہی ہے کہ صبح وشام تین ، تین بار اسے پڑھا جائے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھنے کیلیے یہی عدد بتلایا ہے۔

ملی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ کا مطلب یہ ہے کہ : جو شخص بھی اللہ تعالی کا نام لے کر اس کی پناہ میں آتا ہے تو اسے آسمان یا زمین کسی بھی جانب سے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔

طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اس کا مطلب یہ ہے کہ : اللہ تعالی اپنے بندوں کی باتوں کو سننے والا ہے ، بندوں کے افعال جاننے والا ہے ، اللہ تعالی کے سامنے کسی کا کوئی عمل چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں اللہ تعالی سے اوجھل نہیں ہو سکتا۔

سے ثابت ہے کہ وہ کہتے ہیں : "ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا : یا رسول اللہ! مجھے کل رات ایک بچھو نے ڈنگ مار دیا ہے ، تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اگر تم شام کے وقت کہہ دیتے :

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

[میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں] تو تمہیں بچھو ڈنگ نہ مارتا) " مسلم : (2709)

ور اسی طرح ترمذی کی روایت میں ہے کہ :
(جو شخص شام کے وقت تین بار کہے :

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

یں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے کامل کلمات کے ذریعے اسی کی پناہ چاہتا ہوں] تو اسے کوئی بھی زہریلی چیز نقصان نہیں دے گی) ترمذی : (3604)

کے عربی متن میں "اَلْحُمَةُ" کا لفظ ہے جس کا معنی ہے : کوئی بھی زہریلی چیز مثلاً : بچھو وغیرہ۔

نے سہیل بن ابو صالح -مذکورہ حدیث کے راوی- کی یہ روایت ذکر کر کے ذکر کیا کہ : سہیل بن ابو صالح کہتے ہیں : ہمارے تمام بچوں اور گھر والوں نے یہ دعا سیکھی ہوئی تھی ، چنانچہ سب گھر والے روزانہ ہر رات کو یہ دعا پڑھا کرتے تھے ، ایک رات ایک بچی کو بچھو نے ڈنگ مارا تو بچی کو کوئی تکلیف محسوس نہ

س دعا کی فضیلت کیلیے دلیل ہے ، چنانچہ جو شخص شام کے وقت یہ دعا پڑھے تو وہ اللہ تعالی کے حکم سے سانپ کے ڈسنے یا بچھو وغیرہ کے ڈنگ مارنے سے محفوظ رہے گا" انتہی مختصراً
"فقہ الأدعیۃ والأذکار" (3/12-14)

بد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کی روایت بھی شامل ہے ، آپ کہتے ہیں : "ہم ایک اندھیری اور سخت بارش والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلیے نکلے تاکہ آپ نماز پڑھا دیں ، تو ہم نے آپ کو تلاش کر لیا ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا : (کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے ؟) تو اس
د : (5082) اور ترمذی : (3575) نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن صحیح اور غریب" قرار دیا ، جبکہ نووی رحمہ اللہ نے اسے "الاذکار صحیح (ص107)" کہا ہے۔

ہ بالا دعائیں اور اذکار اللہ تعالی کے حکم سے مسلمان کو ہمہ قسم کے نقصان اور تکلیف سے تحفظ فراہم کرتی ہیں، تاہم یہ تحفظ اللہ تعالی کی مشیئت کے ساتھ منسلک ہے، چنانچہ اگر کسی شخص کو ان اذکار کے پڑھنے کے باوجود کوئی تکلیف پہنچ جائے تو یہ اللہ تعالی کی مشیئت اور فیصلے کے تحت ہوتا ہے، یہ اللہ تعالی کی

ُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

عد:11]

بت کی تفسیر میں عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں کہ : "يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ"سے مراد وہ فرشتے ہیں جو انسان کو آگے پیچھے سے تحفظ فراہم کرتے ہیں لیکن جب اللہ تعالی کی طرف سے تقدیری فیصلہ آ جائے تو کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔

ِ کہتے ہیں : ہر انسان پر ایک موکل فرشتہ ضرور ہوتا ہے، یہ فرشتہ اس انسان کو سوتے اور جاگتے جناتی یا انسانی شیطانوں سے تحفظ دیتے ہیں، چنانچہ کوئی بھی چیز انسان کو نقصان پہنچانے کیلیے آتی ہے تو یہ موکل فرشتہ اسے کہتا ہے : "الٹے قدموں واپس ہو جاؤ" لیکن جو چیز اللہ تعالی کے حکم سے آئے تو وہ اس انہ

"تفسیر ابن کثیر" (4/438)

م :

ِ طرف سے دعا کرتے ہوئے ان کی نمائندگی کرنا تو یہ ان کیلیے سودمند نہیں ہوگا؛ کیونکہ زندہ افراد کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اذکار کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ جو چیزیں اس کیلیے سودمند ثابت ہو سکتی ہیں ان کی خود ہی پابندی کرے، اور اپنے آپ کو ذکرِ الہی سے غافل

ان باری تعالی ہے :

َ [205]

ہو [205] بیشک جو تیرے رب کے نزدیک ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔۔ [الأعراف : 205-206]

م :

ِ درداء رضی اللہ عنہ کے مکان کے ارد گرد والے گھروں کے جل جانے والا قصہ سوال میں مذکور ذکر "بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" سے منسلک ہو کر نہیں آیا، بلکہ ایک اور دعا کے ساتھ اس قصے کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ :

ہے!

ِ نے جواب دیا : "میرا گھر نہیں جلا، اللہ تعالی میرے گھر کو نہیں جلائے گا؛ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سنی ہے، جو شخص اس دعا کو دن کی ابتدا میں پڑھے تو اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی، اور جو اسے شام کو پڑھے تو اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی :

بی، لا إله إلا أنت، عليك توكلت، وأنت رب العرش العظيم، ما شاء الله كان، وما لم يشأ لم يكن، لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم، أعلم أن الله على كل شيء قدير، وأن الله قد أحاط بكل شيء علما، اللهم إني أعوذ بك من شر نفسي، ومن شر كل دابة أنت آخذ بناصيتها، إن ربي على صراط مستقيم

لة" : (57) میں، طبرانی (... (343) ... (7/121) ...

ن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ حدیث ثابت نہیں ہے؛ اس کی سند میں "اغلب" نامی راوی ہے، جس کے بارے میں :

یحیی بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں : "لیس بشیء" [اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے]

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں : "منکر الحدیث" [وہ منکر الحدیث ہے، یعنی سخت ضعیف ہے]" انتہی

"العلل المتناہیة" (2/352)

یف" (2/401) ہے۔

خ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

تہی

"السلسلة الضعيفة" (6420)

للہ اعلم.